سیرت وسوانح

امام مسلم بن حجاجؒ

عبد الرشید عراقی

محدثین صحاح ستہ میں امام محمد بن اسمٰعیل بخاری کے بعد دوسرے نمبر پر امام مسلم بن حجاج کا نام آتا ہے۔ آپ کا لقب عساکر الدین اور کنیت ابوالحسین تھی۔ آپ ۲۰۴ھ میں خراسان کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ {۱}

جس دور میں آپ پیدا ہوئے' اس دور میں علم حدیث صحابہؓ و تابعینؒ کے سینوں سے نکل کر مستقل فن کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ اور محدثین کرام کی ایک کثیر تعداد صفحۂ ہستی پر موجود تھی۔ نیشاپور ان دنوں علم و فن کا مرکز اور محدثین کرام کا مسکن تھا۔

علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ

"نیشاپور اس قدر بڑے عظیم الشان شہروں میں سے تھا کہ بغداد کے بعد اس کی نظیر نہ تھی۔" {۲}

ابتدائی تعلیم

امام مسلم نے ابتداءً امام اسحاق بن راہویہ (م ۲۳۸ھ) سے نیشاپور میں استفادہ کیا۔ {۳}

سماع حدیث کے لئے سفر

نیشاپور میں امام اسحاق بن راہویہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد امام مسلم نے سماع حدیث کے لئے عراق' حجاز' مصر اور شام کے سفر کئے۔ اور ہر جگہ اساطینِ فن سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ بغداد (عراق) متعدد بار تشریف لے گئے اور یہاں کا آخری سفر آپ نے ۲۵۹ھ میں کیا' جس کے دو سال بعد ۲۶۱ھ میں آپ انتقال فرما گئے۔ {۴}

اساتذہ و تلامذہ

آپ کے اساتذہ میں امام اسحاق بن راہویہ، امام محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام احمد بن حنبل جیسے کبار محدثین شامل ہیں۔ اور تلامذہ میں امام ابو عیسیٰ ترمذی، امام ابن خزیمہ اور امام ابو حاتم رازی جیسے اکابر محدثین شامل ہیں۔ {۵}

امام مسلم کے علم و فضل کا اعتراف

امام مسلم کے علم و فضل، عدالت و ثقاہت، زہد و ورع اور امانت و دیانت کا اعتراف آپ کے معاصرین ہی نے نہیں بلکہ آپ کے اساتذہ کرام نے بھی کیا ہے۔ آپ کے استاد امام اسحاق بن راہویہ نے یہ پیشین گوئی فرمائی تھی :

ای رجل یکون ھٰذا "خدا جانے کس پائے کا یہ شخص ہو گا!" {٦}

امام نووی (م ٦٧٦ھ) لکھتے ہیں :

"امام مسلم کی جلالت و عظمت شان اور امامت پیشوائے فن ہونے پر امتِ مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے"۔ {٧}

اخلاق و عادات

امام مسلم نے پوری زندگی نہ کسی کی غیبت کی اور نہ سب و شتم کیا {۸}۔ اپنے اساتذہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ خاص طور پر امام محمد بن اسمٰعیل بخاری کے علم و فضل اور ان کے زہد و ورع کے بہت معترف تھے۔ ایک دفعہ آپ امام بخاری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور فرمایا : "میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی مثل اس دنیا میں کوئی نہیں"۔ {۹}

آپ امام بخاری کے بارے میں کوئی معمولی سی بات بھی جو امام صاحب کی مخالفت میں جاتی ہو، سننا گوارا نہیں کرتے تھے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ

"جب نیشاپور میں امام بخاری پر مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں ہجوم ہونے لگا تو حاسدین نے حسد کیا۔ اور مخالفت میں امام ذہبی بھی شامل ہو گئے اور اپنی مجلس میں اعلان کر دیا :

"الامن کان یقول بقول البخاری فی مسئلة اللفظ

بالقرآن فلیتعزل مجلسنا"

تو امام مسلم فوراً امام ذہلی کی مجلس سے اٹھے، اور ان سے مسموعہ روایات کے تمام مسودے ان کو واپس کر دیئے۔ اور ان سے بالکلیہ روایت کرنا ترک کر دیا"۔ {۱۰}

امام مسلم کا مسلک

امام مسلم کے مسلک کے بارے میں علمائے کرام میں اختلاف ہے۔ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ (م ۱۳۵۱ھ) لکھتے ہیں کہ :

"امام مسلم اور امام ابن ماجہ کا مذہب معلوم نہیں ہے، اس لئے کہ انہوں نے صحیح مسلم کے ابواب خود قائم کئے ہیں۔ اس سے ان کے مذہب کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا{۱۱}

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) نے امام مسلم کا مسلک شافعی لکھا ہے {۱۲}۔ مولانا عبد الرشید نعمانی نے آپ کو مالکی مذہب میں شمار کیا ہے {۱۳}۔ علامہ طاہر الجزائری کہتے ہیں کہ

"امام مسلم اصولی طور پر شافعی تھے، انہوں نے امام شافعی سے بہت کم اختلاف کیا ہے" {۱۴}۔

وفات

امام مسلم کی پوری زندگی میں ان کی وفات کا واقعہ حیرت انگیز ہے۔ ایک دن مجلس درس میں ایک حدیث کے بارے میں ان سے دریافت کیا گیا جو اس وقت امام صاحب کو یاد نہ تھی۔ گھر آکر اس حدیث کو تلاش کرنے لگے اور اس کے ساتھ ساتھ سامنے رکھے ہوئے تھیلے میں سے خرمے اٹھا اٹھا کر کھانے لگے۔ حدیث کی تلاش میں اس قدر محو ہوئے کہ آہستہ آہستہ تمام خرمے کھا گئے۔ اور حدیث بھی مل گئی۔ خرموں کے کھانے کا منفی اثر ہوا، جو آپ کی موت کا سبب ہوا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۵ سال تھی {۱۵}۔

تصانیف

امام مسلم نے جو کتابیں تصنیف کیں وہ حسب ذیل ہیں :

المسند الکبیر، کتاب الاسماء والکنیٰ، الجامع الکبیر، کتاب العلل، کتاب الوحدان، کتاب

الاقران' کتاب سوالات لاحمد' کتاب حدیث عمرو بن شعیب' کتاب الانتفاع باھب السباع' کتاب مشائخ مالک' کتاب مشائخ الثوری' کتاب مشائخ شعبہ' کتاب من لیس لہ الاراد واحد' کتاب المخضر مین' کتاب اولاد الصحابہ' کتاب اوھام المحد ثین' کتاب الطبقات' کتاب افراد الشامین' کتاب رواۃ الاعتبار' الجامع الصحیح المسلم{۱۶}

مختصر تعارف الجامع صحیح مسلم

امام مسلم کی تصانیف میں سب زیادہ شہرت و مقبولیت الجامع صحیح مسلم کو حاصل ہوئی۔ احادیث کے سلسلہ میں سب سے پہلے امام بخاری (م۲۵۶ھ) نے الجامع الصحیح کے نام سے ایک مجموعہ مرتب فرمایا۔ اس کو دیکھ کر امام مسلم نے بھی احادیث صحیحہ کا ایک مجموعہ مرتب فرمایا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ امام مسلم امام بخاری کے شاگرد تھے اور امام بخاری سے امام مسلم نے بہت کچھ استفادہ کیا تھا۔ امام بخاری نے صحیح بخاری کو مرتب کرتے وقت احادیث مرفوعہ کی تخریج کو پیش نظر رکھا اور اس کے ساتھ انہوں نے موقوف و معلق' صحابہ و تابعین کے فتاویٰ بھی نقل کئے ہیں۔ لیکن امام مسلم نے اپنی کتاب میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا ہے اور صرف وہ صحیح احادیث جن کی صحت پر مشائخ وقت کا اتفاق تھا۔ چنانچہ امام مسلم فرماتے ہیں :

> ”ہر وہ حدیث جو میرے نزدیک صحیح تھی اس کو میں نے یہاں درج نہیں کیا' میں نے یہاں صرف ان احادیث کو درج کیا ہے جن کی صحت پر شیوخ وقت کا اجماع ہے۔{۱۷}

امام مسلم نے اپنی یہ مایہ ناز کتاب ۱۵ سال میں مکمل کی۔{۱۸}

تعداد روایات

امام مسلم نے تین لاکھ صحیح احادیث سے انتخاب کرکے اپنی صحیح کو مرتب فرمایا۔ صحیح مسلم میں احادیث کی تعداد چار ہزار ہے۔{۱۹}

صحیح مسلم کا مرتبہ و مقام

کتب احادیث میں صحیح مسلم کا مرتبہ و مقام کیا ہے' اس کے بارے میں امام نووی

فرماتے ہیں :

"کتاب اللہ کے بعد صحیحین (بخاری و مسلم) کا مرتبہ ہے۔ اور امت نے ان دونوں کتابوں کی تلقی بالقبول کی ہے' البتہ صحیح بخاری دیگر فوائد و معارف کے لحاظ سے سب سے فائق اور ممتاز ہے" {۲۰}۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ (م۱۹۴۹ء) لکھتے ہیں :

"صحیح بخاری کا امام مسلم کی کتاب صحیح مسلم پر من حیث الصحت راجح و مقدم ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف بڑے بڑے ناقدین فن نے کیا ہے"۔ {۲۱}

محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خان (م۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں :

"واقع است اجماع بر تلقی ایں ہر دو کتاب بالقبول والتسلیم زیرا کہ شیخین مقدم اندبر ائمۂ عصر مابعد در معرفت علل و غوامض ایں"۔ {۲۲}

(صحیح بخاری و مسلم کی صحت پر تلقی بالقبول اور تسلیم عام حاصل ہے کیونکہ امام بخاری و مسلم اپنے زمانے اور مابعد کے ائمہ پر احادیث کے علل اور اس کی باریکیوں کی معرفت و تمیز میں سب پر مقدم و فائق تھے۔)

حافظ ابن حجر عسقلانی (م۸۵۸ھ) کا ایک قول مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے فتح الملہم کے مقدمہ میں درج کیا ہے کہ :

"حسن ترتیب کے لحاظ سے صحیح مسلم کا مقام بہت بلند ہے یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اسے صحیح بخاری پر بھی اچھالا ہے" {۲۳}

مقدمہ صحیح مسلم

صحیح مسلم کا سب سے زیادہ قابل قدر اس کا مقدمہ ہے۔ اس مقدمہ میں وجہ تالیف کے علاوہ فن روایت کے بہت سے اصول اور فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ تفسیر' فقہ' اصول فقہ' ادب' نحو' یہ سب مسلمانوں کے مذہبی علوم ہیں۔ اس لئے مسلمانوں نے ان سب میں کمال پیدا کیا۔ تاہم علم حدیث چونکہ مذہب کا سب سے زیادہ ضروری عنصر تھا اس لئے یہ مقدس فن ایک مدت تک مسلمانوں کے دل و دماغ کی جولانگاہ بنا رہا۔ مگر نااہل اور خود غرض لوگوں کی ایک جماعت نے اس فن کو نام و نمود کا ذریعہ قرار دے کر موضوع اور غیر معتبر

روایات کا ایک طومار کھڑا کردیا۔ چنانچہ محدثین کرام نے اس سلسلہ میں کافی محنت کی اور غیر معتبر روایات اور موضوع احادیث کو الگ کردیا۔

اہل علم نے مقدمہ صحیح مسلم کی متعدد شرحیں لکھی ہیں۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (م۱۳۲۹ھ) اور مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری (م۱۳۳۷ھ) نے مقدمہ صحیح مسلم کی شرحیں لکھی تھیں، مگر یہ دونوں شرحیں طبع نہیں ہوسکیں {۲۴}

صحیح مسلم کی شروح

صحیح مسلم کی بہت سی شروح و حواشی اور مستخرجات لکھے گئے۔ تاہم چند مشہور شروح حسب ذیل ہیں :

(۱) المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن حجاج، "از نووی"
(۲) اکمال المعلم فی شرح صحیح مسلم، "از قاضی عیاض مالکی"
(۳) الدیباج علی صحیح مسلم بن حجاج، "از علامہ سیوطی"
(۴) السراج الوہاج، "از مولانا نواب صدیق حسن خان"
(۵) مختصر صحیح مسلم، "از عبدالعظیم منذری"
(٦) فتح الملہم، "از مولانا شبیر احمد عثمانیؒ و مولانا محمد تقی عثمانی مدیر البلاغ کراچی
(۷) المعلم فی شرح صحیح مسلم از مولانا وحید الزمانؒ حیدر آبادی

مختصر تعارف شرح امام نووی

امام نووی کی شرح کا نام المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن حجاج ہے۔ اس شرح کے بارے میں امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی (م٦۷٦ھ) فرماتے ہیں۔

"اگر لوگوں کی ہمتیں پست نہ ہوتیں تو میں اس شرح کو ایک سو جلدوں میں مکمل کرتا۔ لیکن تین جلدوں میں ختم کردیا۔ {۲۵}

اس شرح کے شروع میں ایک مقدمہ طالبان حدیث کے لئے بہت مفید ہے۔

امام نووی کی اس شرح کو بہت شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ شرح نہ تو مطول و

مفصل ہے اور نہ بہت مختصرو مجمل بلکہ متوسط ہے۔ اس کے شروع میں ایک مقدمہ ہے۔ اس میں صحیحین خصوصاً صحیح مسلم کی اہمیت و خصوصیت' امام مسلم کی حدیث میں عظمت و برتری' غیر معمولی احتیاط و کاوش اور دقت نظر کے علاوہ اصول روایت اور فن حدیث کے علاوہ اصول حدیث فقہ و احکام' تفسیر و تاریخ' کلام و عقائد' سیر و تراجم' رجال و انساب' لغت و ادب' صرف و نحو' اعراب و امالی اور قراءت و تجوید کے مسائل و مباحث بھی تحریر کئے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہر فن کی کتابوں کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔{۲۶}

امام نووی شافعی المذہب تھے' اور بعض علمائے کرام نے یہ تصریح کی ہے کہ ان کو شافعیت میں غلو تھا۔ اس لئے وہ مذہب شافعی کو شرح میں زیادہ اہتمام سے نقل کرتے ہیں اور اس کو قوی اور راجح قرار دیتے ہیں' لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

محی السنہ مولانا نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں :

ومنزہ بود از تعصب شافعیت و متصف بانصاف و نقل می کرد در کتب خود از اقوال ابو حنیفہ {۲۷}

"شافعی مذہب کے عصبیت سے پاک اور انصاف پسند تھے۔ اور اپنی کتابوں میں امام ابو حنیفہ کے اقوال بھی نقل کرتے تھے"۔

برعظیم پاک و ہند میں صحیح مسلم کا جو نسخہ متداول ہے وہ شرح نووی کے ساتھ ہی طبع ہوتا ہے۔

---

(۱) ذہبی' تذکرۃ الحفاظ' ج ۲' ص ۱۶۵۔ (۲) سبکی' طبقات الشافعیہ' ج ۱' ص ۱۷۳۔

(۳) ابن خلکان' وفیات الاعیان' ج ۲' ص ۱۳۵۔ (۴) ابن خلکان' وفیات الاعیان' ج ۲' ص ۱۳۵۔

(۵) ذہبی' تذکرۃ الحفاظ' ج ۲' ص ۱۶۵۔ (۶) ابن کثیر' البدایہ والنہایہ' ج ۱۱' ص ۳۵۔

(۷) نووی' تہذیب الاسماء' ج ۲' ص ۹۰۔ (۸) ذہبی' تذکرۃ الحفاظ' ج ۲' ص ۱۶۶۔

(۹) ابن حجر' مقدمہ فتح الباری' ص ۴۸۵ (۱۰) ابن کثیر' البدایہ والنہایہ' ج ۱۱' ص ۳۴۔

(۱۱) محمد انور کشمیری' فیض الباری' ج ۱' ص ۱۸۳۔ (۱۲) صدیق حسن خان الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ' ص ۹۸۔ (باقی صفحہ ۵۵ پر)